www.KitaboSunnat.com

تحقیق و تنقید

انجینئر عبدالقدوس سلفی

کیا حدیثِ رسولؐ حجت تو ہے مگر وحی نہیں!؟؟

(انکار حدیث کا چور دروازہ)

مسٹر غلام احمد پرویز مشہور منکرِ حدیث ہو گذرے ہیں۔ موصوف ساری عمر ذخیرۂ احادیث پر عدم اطمینان کا اظہار فرماتے رہے۔ حدیث نبوی ﷺ کی عدم حجیت پر زور صرف کرتے رہے۔ محدثین کی محیرالعقول کاوشوں کو عجمی سازش قرار دے کر دین و شریعت کی ایک اہم اساس حدیث جو دراصل قرآن مجید کی عملی تفسیر ہے، کی تضحیک و تحقیر کرتے رہے۔ علماء نے ان کا خوب تعاقب کیا۔ موصوف یہ شکوہ بھی فرماتے رہے کہ لوگ مجھے منکر حدیث کیوں سمجھتے ہیں؟ حالانکہ میں ہر اُس حدیث کو جو قرآن سے نہ ٹکراتی ہو، قبول کرتا ہوں۔ لیکن وہ بزعم خود قرآن سے نہ ٹکرانے والی حدیث کو بھی ایک قابل غور تاریخ سے زیادہ کچھ نہ سمجھتے تھے۔ ان کو منکر حدیث اس لئے کہا گیا کہ وہ حدیث کے منزل من اللہ (وحی) ہونے کے منکر تھے۔

کسی چیز کے انکار کا مطلب اس کی حقیقی حیثیت سے انکار بھی ہوتا ہے۔ جس طرح کوئی شخص قرآن کو کتاب زندگی، دستورِ حیات، فصاحت و بلاغت کا مرقع اور بے مثال کتاب سمجھے لیکن اس کو منزّل مِن اللہ نہ مانے تو وہ منکر قرآن شمار ہوگا۔ اسی طرح بہت سے غیر مسلم دانش وروں کی طرح کوئی شخص جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انسانی کمالات کا حامل تو مانے لیکن اللہ کا رسول ﷺ نہ مانے تو یہ انکار رسالت ہے۔

مسٹر پرویز کی تحریکِ انکار حدیث کو چند دین بیزار لوگوں کے سوا پوری اُمت نے رد کردیا لیکن اب چند منچلوں نے نئے روپ سے اس کو منظم و مرتب کرنا شروع کردیا ہے۔ یہ لوگ اپنی حکمتِ عملی کے تحت پرویز کی طرح محدثین کے کاوشوں پر کھلی تنقید نہیں کرتے۔ بلکہ دین سے عام ناواقف لوگوں کو ان کی اصطلاحات کے من گھڑت مطالب سے یا ان کے غلط استعمال سے مغالطہ دیتے ہیں۔ گویا فن محدثین کے بجائے حدیث کو نام نہاد فلسفہ یا رائے سے پرکھنے کا طریقہ اپناتے ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پرویز کی طرح قرآن و حدیث کو باہم ٹکرا کر حدیث کو ردّ کرتے ہیں۔ چونکہ وحی الٰہی خواہ قرآن کی صورت کلام الٰہی ہو یا حدیث کی صورت اسوۂ رسول، بنیادی طور پر ہم آہنگ ہی ہو سکتے ہیں نہ کہ متضاد! ـــــ لہٰذا جب ان سے یہ اساسی سوال کیا جاتا ہے کہ کیا امت کے مسلمہ عقیدے کے مطابق وہ حدیث کو وحی الٰہی مانتے ہیں یا نہیں؟ تو کنی کتراتے ہیں۔

طرفہ تماشا یہ ہے کہ حدیث کے بارے میں اصطلاحاتِ محدثین کی من گھڑت تعبیر کرکے اور اُنہیں قدیم علماء کے حوالوں سے، ان کی عبارتوں کو سیاق و سباق سے الگ کرکے یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ نظریات ہمارے نہیں بلکہ اس امت میں متوارث چلے آرہے ہیں۔

راقم الحروف ایک دفعہ حضرت جاوید احمد غامدی صاحب کے ایک درس میں شریک تھا۔ موصوف نے یہ نکتہ بڑے شد و مد سے بیان فرمایا کہ حدیث کو پرکھنے کے لئے روایت کے معروف طور طریقے کافی نہیں بلکہ مستقل طور پر اس کے متن کو قرآن، سنت معلومہ اور عقل و فطرت وغیرہ پر پرکھا جائے۔ روایت صحیح ہونے کے باوجود اگر ان چیزوں سے ٹکرائے تو وہ ضعیف یا غیر معتبر ہوتی ہے۔ اور ساتھ یہ بھی دعویٰ کیا کہ یہ اصول محدثین نے قائم کیا ہے اور اصول حدیث کی ایک کتاب الكفاية کا حوالہ بھی دیا۔

راقم نے درس کے معاً بعد یہ سوال کیا کہ اگر یہ اصول کہ "حدیث کو ظاہر قرآن یا عقل و فطرت کے اصولوں سے ٹکراؤ کی بنا پر رد کیا جاسکتا ہے"، محدثین کرام کا ہی وضع کردہ ہے تو کیا پورے ذخیرۂ احادیث میں سے کوئی ایک مثال ایسی پیش کی جاسکتی ہے کہ کسی محدث نے کسی حدیث کو اس بنا پر رد کر دیا ہو یا ضعیف قرار دیا ہو کہ وہ روایتاً تو صحیح ہے لیکن قرآن یا عقل و فطرت کے اصولوں سے ٹکراتی ہے ـــــ تو جاوید صاحب نے فرمایا کہ ایسی کوئی مثال فی الوقت میرے ذہن میں نہیں لیکن صاحبِ "کفایہ" نے تو اس کو بطور اصول بیان کر دیا ہے۔ پھر پوچھا گیا کہ اگر یہ اصول صاحبِ کفایہ نے بیان کیا ہے اور اسکا وہی مفہوم ہے جو آپ بتا رہے ہیں تو کیا صاحبِ کفایہ نے اس اصول کو خود یا ان کے ہم مسلک دیگر محدثین نے کہیں استعمال کیا ہے۔ کوئی روایت / حدیث ایسی تلاش کیجئے جس کو کسی امامِ حدیث نے قرآن سے ٹکراؤ کی بنا پر ضعیف قرار دیا ہو۔ جاوید صاحب فرمانے لگے کہ میں مزید بحث نہیں کرتا۔ میں نے اپنا موقف کھول کر بیان کر دیا ہے۔ آپ کو صحیح لگتا ہے تو قبول فرمایئے ورنہ اپنے موقف پر قائم رہئے۔ آج تک راقم کا یہ سوال جاوید صاحب پر قرض ہے، نہ معلوم وہ کب چکاتے ہیں؟ /

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دراصل جاوید صاحب حدیث کو وحی نہیں مانتے۔ اس لئے اس کو پرکھنے کے لئے قرآن یا عقل و فطرت وغیرہ کی شروط لگاتے ہیں۔ قرآن و حدیث کو وحی مان لینے کے باوجود یہ کہنا کہ ایک وحی کو دوسری وحی پر پرکھا جائے، مضحکہ خیز ہے وحی تو خود معیار ہوا کرتی ہے دیگر چیزوں کو پرکھنے کا ـــــ اگر معیار ہی ناقابل اعتبار ہو تو اس کی حجیت بھی مشکوک ہو جاتی ہے۔ اسی لئے محدثین قرآن و حدیث میں تعارض پیدا کرنے کے بجائے مطابقت ہی کی کوشش کرتے ہیں۔ امام شافعی یہاں تک قرآن و حدیث کی مفاہمت کے قائل ہیں کہ قرآن کے ذریعہ حدیث کو منسوخ کرنا یا حدیث کے ذریعہ قرآن کو منسوخ ماننا دونوں طریقے درست نہیں سمجھتے!

بہرصورت جاوید صاحب کا نظریہ حدیث بعض خواتین کے حلقوں میں پہنچا تو سوالات سر اُٹھانے لگے چنانچہ راقم کی اہلیہ پروفیسر اُم عبدالرب (نگران تعلیم مدرسہ تدریس القرآن والحدیث للبنات وسن پورہ لاہور) نے جاوید صاحب سے بذریعہ خط وکتابت چند وضاحتیں طلب کیں۔ جاوید صاحب کس ہوشیاری سے انکار حدیث کے الزام سے بچنے کی کوشش کرتے رہے، یہ بات قارئین کو ان خطوط سے واضح ہو جائے گی۔ ہم ذیل میں وہ خط وکتابت من وعن شائع کر رہے ہیں۔ تاکہ قارئین جاوید صاحب کے نظریۂ حدیث کے بارے میں خوب اچھی طرح جان لیں۔

14 مئی 1990ء

منجانب: اُم عبدالرب بنام: جاوید صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرصہ سے آپ کے افکار علمی حلقوں میں اضطراب پیدا کر رہے ہیں۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ قران و سنت کو دین کی اصل اور بنیاد قرار دیتے ہیں۔ یہی نعرہ بہت سے دوسرے مکاتبِ فکر کا بھی ہے۔ مگر آپ کی تعبیر کو انکار حدیث کا جدید روپ قرار دیا جا رہا ہے۔ راقم کے ذہن میں بھی چند سوالات اس حوالے سے اُبھر رہے ہیں۔ امید ہے آپ جوابات دے کر اپنے فکر کو واضح کریں گے۔ سوالات درج ذیل ہیں:

۱۔ کیا آپ حدیث و سنت کو مُنزّل من اللہ سمجھتے ہیں؟

۲۔ حدیث و سنت کے ثبوت کے لئے کیا طریقہ ہے؟

بہتر ہوگا کہ "اشراق" میں جوابات شائع ہو جائیں تاکہ دیگر قارئین بھی مستفید ہوں۔ والسلام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ تبصرہ : مسلسل ۸ ماہ "اشراق" میں جوابات تلاش کرنے کے بعد بطور یادداشت دوسرا خط لکھا گیا جو درج ذیل ہے:

---

16 جنوری 1991ء

محترم جاوید احمد الغامدی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کو ایک سے زیادہ مرتبہ خط لکھا جاچکا ہے اور آپ سے مسلسل ایک سوال نامہ کا جواب طلب کیا جارہا ہے مگر نہ معلوم آپ کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہو رہا۔ اب یہ آخری خط ہے۔ امید ہے آپ اس خط کو ردی کی ٹوکری کی نذر نہیں کریں گے۔ ذیل میں سابقہ خط کا نفس مضمون من وعن پیش خدمت ہے تاکہ آپ کو سابقہ خط کا حوالہ یاد آجائے۔

"عرصہ سے آپ کے افکار علمی حلقوں میں اضطراب پیدا کر رہے ہیں۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ قرآن وسنت کو دین کی اصل اور بنیاد قرار دیتے ہیں۔ یہی نعرہ بہت سے دوسرے مکاتب فکر کا بھی ہے۔ مگر آپ کی تعبیر کو انکار حدیث کا جدید روپ قرار دیا جارہا ہے۔ راقم کے ذہن میں بھی چند سوالات اس حوالے سے ابھر رہے ہیں۔ امید ہے آپ جوابات دے کر اپنے فکر کو واضح کریں گے۔ سوالات درج ذیل ہیں:

۱۔ کیا آپ حدیث وسنت کو منزل من اللہ سمجھتے ہیں؟

۲۔ حدیث وسنت کے ثبوت کے لئے کیا طریقہ ہے؟

بہتر ہوگا کہ اشراق میں جوابات شائع ہو جائیں تاکہ دیگر قارئین بھی مستفید ہوں۔" والسلام

---

20 جنوری 1991ء

منجانب : جاوید صاحب — بنام: اُم عبد الرب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ ملا۔ آپ نے جس خط کا حوالہ دیا ہے اس کا جواب میں نے اسی وقت آپ کی خدمت میں ارسال کردیا تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ وہ آپ کو نہ مل سکا۔ اب اس کی نقل ارسال کر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا ہوں۔ آپ کے لئے ممکن ہو تو اس کی رسید سے مطلع کر دیجئے۔

○ تبصرہ: نامعلوم مذکورہ خطوط میں مطالبہ کے مطابق ماہنامہ "اشراق" میں جوابات کیوں نہ شائع ہوئے۔ براہِ راست جواب دینے میں عافیت کیوں سمجھی گئی، تاہم مذکورہ خط ملاحظہ فرمائیں۔

---

15 مئی 1990ء

منجانب: جاوید بنام: ام عبدالرب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ ملا۔ میں اپنی تحریروں میں بارہا وضاحت کر چکا کہ دین کا تنہا ماخذ میرے نزدیک اب اس زمین پر صرف اللہ کے آخری پیغمبر محمد ﷺ ہی کی ذات والا صفات ہے۔ یہ صرف انہی کی ہستی ہے کہ جس سے قیامت تک بنی آدم کو پروردگارِ عالم کی ہدایت میسر ہو سکتی ہے اور یہ صرف انہی کا مقام ہے کہ اپنے قول و فعل اور تقریر و تصویب سے وہ جس چیز کو دین قرار دیں، وہی اب رہتی دنیا تک دینِ حق قرار پائے۔

﴿ وَمَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴾ ...... (الحشر۵۹:۷)

"اور جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے روکے، اس سے رُک جاؤ، اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ کی سزا سخت ہے"

اس کی تفصیل میں اس طرح کرتا ہوں کہ محمدؐ سے یہ دین ہمیں تین ذرائع سے ملا ہے:

۱۔ قرآن مجید

۲۔ سنتِ ثابتہ

۳۔ حدیث

قرآن مجید کے متعلق میرا عقیدہ یہ ہے کہ دین میں وہ اس زمین پر اللہ کی اتاری ہوئی میزان اور حق و باطل کے لئے فرقان ہے۔ چنانچہ یہ ضروری ہے کہ ہر چیز کے رد و قبول کا فیصلہ اس کی آیات بینات ہی کی روشنی میں کیا جائے۔ ایمان و عقیدہ کی ہر بحث اس سے شروع ہو اور اس پر ختم کر دی جائے اور اس کے بارے میں یہ حقیقت تسلیم کی جائے کہ ابو حنیفہ و شافعی، بخاری و مسلم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشعری و ماتریدی اور جنید و شبلی سب پر اسی کی حکومت قائم ہے اور اس کے خلاف اُن میں سے کسی کی کوئی چیز بھی قبول نہیں کی جاسکتی۔

سنتِ ثابتہ سے میری مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ عمل متواتر ہے جو صحابہ کے اجماع یا ان کے تواتر عملی کے ذریعے سے، بحیثیتِ دین، اس امت کو منتقل ہوا ہے۔ اس کے متعلق میرا نقطہ نظر یہ ہے کہ ثبوت کے اعتبار سے اس میں اور قرآن مجید میں کوئی فرق نہیں ہے۔ وہ جس طرح قولی تواتر سے ثابت ہوا، یہ اس طرح عملی تواتر سے ثابت ہے۔ چنانچہ اس کے بارے میں اب کسی بحث و نزاع کے لئے کوئی گنجایش نہیں ہے۔

حدیث میرے نزدیک، رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل اور تقریر و تصویب کی وہ روایت ہے جو زیادہ تر اخبار آحاد کے ذریعہ سے ہم کو ملی ہے۔ اس کے متعلق میری رائے یہ ہے کہ یہ اگر قرآن مجید، سنتِ ثابتہ، یا عقل و فطرت کی اساس پر قائم اور کسی پہلو سے ان کے منافی نہ ہو اور قابل اعتماد ذرائع سے ہم تک پہنچے تو اس کی حجیت بھی ایک مُسلّم حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔

ماخذ دین کے بارے میں یہ میرا نقطہ نظر ہے۔ اس کے بعد میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس کے متعلق کسی اضطراب کے لئے کوئی گنجایش باقی رہ جاتی ہے۔ والسلام

○ تبصرہ: قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ محترم جاوید غامدی صاحب نے رسولِ کریم ﷺ کے متعلق وحی الٰہی کا واحد وسیلہ ہونے کا ایک پہلو ضرور ذکر کیا ہے جو مسلّمہ ہے پھر قرآن و حدیث (سنت) کی اصطلاحات میں اپنی تعبیرات کو تفصیل سے پیش کرکے حدیث رسول کی حجیت کی بحث میں پڑ گئے ہیں لیکن سوال میں حجیتِ حدیث کی اساس کے بارے میں پوچھا گیا تھا کہ حدیث کو وہ وحی مانتے ہیں یا نہیں کیونکہ اسے وحی مانے بغیر حجیت حدیث کی بحث خلط مبحث کا شکار ہو جاتی ہے اور آپ نے نوٹ کیا کہ وہ اسی کا جواب دینے سے گریز کر رہے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

28 جنوری 1991ء

منجانب: اُم عبد الرب بنام: جاوید صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نوازش نامہ ملا۔ شکریہ اس عنایت پر۔ میں نے اسے بار بار پڑھا ہے اور پھر پڑھا ہے بلکہ یہی موقف آپ کی تحریروں کے ذریعے سے قبل ازیں کئی دفعہ سمجھنے کا موقعہ ملا ہے۔ لیکن میرے سوالات جوں کے توں باقی ہیں۔ پوری امت کا موقف حدیث و سنت کے بارے میں یہ ہے کہ وہ منزل مِن اللہ ہے، وحی ہے۔ لیکن لگتا ہے کہ آپ اسے وحی تسلیم نہیں کرتے۔ بس یہی اشکال دور کرنے کے لئے آپ کو زحمت دی تھی۔ میرے سوالات کا جواب صرف "ہاں" یا "نہیں" میں آپ دے دیتے تو کافی ہوتا، بحث طویل کی ضرورت نہ تھی۔

میں سوالات دھرائے دیتی ہوں۔ امید ہے اب آپ جواب کے سلسلہ میں بخل نہ فرمائیں گے۔

۱۔ کیا آپ حدیث و سنت کو وحی الٰہی سمجھتے ہیں؟

۲۔ حدیث و سنت کے ثبوت کے لئے کیا طریقہ ہے؟

ان سوالات کے جوابات سے مطمئن ہونے کے بعد میں آپ سے مزید مستفید ہونے کا شوق رکھتی ہوں۔ جزاکم اللہ خیراً والسلام

---

30 جنوری 1991ء

منجانب: جاوید صاحب بنام: اُم عبد الرب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ ملا۔ میں جب دین کی حیثیت سے رسول اللہ ﷺ کے ہر قول و فعل اور تقریر و تصویب کو حجت مانتا ہوں تو اس کے بعد، میرے نزدیک، اس بحث کے لیے کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ یہ حضور ﷺ کا اجتہاد ہے یا وحی الٰہی۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ حکم نہیں دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو ہدایت مبنی بر وحی ہو، صرف اسی کی پیروی کرو۔ مجھے تو اس کے برخلاف یہ حکم دیا گیا ہے کہ ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾

رہا آپ کا دوسرا سوال تو اس کا نہایت واضح جواب میرے اسی خط میں موجود ہے۔ دیکھیے میں نے لکھا ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"سنتِ ثابتہ سے ہماری مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر وہ عمل متواتر ہے جو صحابہ کے اجماع یا ان کے تواتر عملی کے ذریعے سے بحیثیتِ دین، اس امت کو منتقل ہوا ہے۔ اس کے متعلق ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ ثبوت کے اعتبار سے اس میں اور قرآن مجید میں کوئی فرق نہیں ہے۔ وہ جس طرح قولی تواتر سے ثابت ہوا یہ اسی طرح عملی تواتر سے ثابت ہے"۔

چنانچہ اس کے بارے میں اب کسی بحث و نزاع کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے۔

"حدیث، ہمارے نزدیک، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل اور تقریر و تصویب کی وہ روایت ہے جو زیادہ تر اخبار آحاد کے طریقے سے ہم کو ملی ہے۔ اس کے متعلق ہماری رائے یہ ہے کہ یہ اگر قرآن مجید، سنتِ ثابتہ، عقل و فطرت کی اساس پر قائم اور کسی پہلو سے ان کے منافی نہ ہو، اور قابل اعتماد ذرائع (یعنی وہ ذرائع جن کی شخصیت، عدالت، ضبط، اور ثقاہت پر اعتماد کیا جا سکے) سے ہم تک پہنچے، تو اس کی حجیت بھی ایک مسلّم حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔"

اس کے بعد میں نہیں سمجھ سکا کہ کیا اُلجھن باقی رہ جاتی ہے۔

○ تبصرہ : قارئینِ مذکورہ بالا جوابی خط میں پھر ملاحظہ فرمائیں کہ سوالات بار بار دہرائے گئے۔ لیکن جواب؟ —— حدیث کو وحی الٰہی ماننے سے گریز!

---

9 ستمبر 1991ء

منجانب: اُمِ عبد الرب   بنام: جاوید صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا مکتوبِ گرامی موصول ہوا۔ اگر آپ میرے سوال کہ "کیا آپ حدیث و سنت کو وحیِ الٰہی مانتے ہیں؟" کا جواب "ہاں" یا "نہ" میں دے دیتے تو بات مختصر الفاظ میں واضح ہو جاتی۔ لیکن آپ نے جس طرح سوال کا سیدھا (To the point) جواب دینے کی بجائے رسول اکرم ﷺ کی دینی حیثیت اور ان کے قول و فعل کی حجیت کی بحث شروع کر دی ہے اس سے مزید اُلجھن پیدا ہوئی ہے۔ کیونکہ حجت اور وحی کی نسبت ترادف کی نہیں۔ حجت عام ہے اور وحی خاص۔ ایسا ممکن ہے کہ ایک چیز حجت ہو لیکن وحی نہ ہو مثلاً قاضی کا فیصلہ دینی حیثیت سے حجت تو ہے لیکن وہ ایک اجتہادی امر ہوتا ہے۔ لہٰذا اسے وحی نہیں کہا جاتا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل یہ کہ آپ نے حدیث و سنت کے وحی ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں میرے سوال کا جواب دینے کی بجائے حدیث و سنت کے دین و حجت ہونے کی بحث شروع کر کے میرے سوال کا جواب دینے سے احتراز کیا ہے۔

آپ نے اپنے مکتوب میں جس طرح آنحضرت ﷺ کی حدیث و سنت کو اجتہاد اور وحی الٰہی کی دو قسموں میں تقسیم کیا ہے۔ کیا اس سے میں یہ نتیجہ اخذ کر سکتی ہوں کہ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں وحی سے الگ اجتہاد کی جو قسم متعارف کروائی ہے اس سے آپ اجتہاد والی قسم پر استصواب کا حق امت کو دینا چاہتے ہیں ـــــ کیونکہ جو لوگ حدیث و سنت کو وحی الٰہی مانتے ہیں وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہادات کو بھی وحی ہی کی ایک صورت قرار دیتے ہیں۔

دراصل میرا دوسرا سوال جس کا تعلق حدیث و سنت کے ثبوت کے طریقہ سے ہے، بھی اس لیے پیدا ہوا کہ غالباً آپ اجتہاداتِ رسول ﷺ میں امت کا دخل طریقۂ ثبوت کی بنا پر شامل کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ طریقۂ ثبوت واقعاتی طور پر کسی چیز کے وجود اور حیثیت سے الگ شے ہے۔ سنت و حدیث کی دینی حیثیت میں فرق کرنے سے یہ لازم آئے گا کہ حضور ﷺ کی زندگی کا مشاہدہ کرنے والے صحابی کیلئے تو سنت ہی دین تھا لیکن بعد میں آنے والوں کے لئے آپ ﷺ کی زندگی کا ایک بڑا حصہ جسے آپ "حدیث" کہتے ہیں روایت کی نذر ہو کر اس کی حیثیت سنت سے الگ قرار پائی۔ گویا کہ آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ امت کے ایک حصہ کے لئے ایک حیثیت رکھتا ہے تو دوسروں کے لئے اس کی الگ حیثیت ہے۔ حالانکہ شریعت فی ذاتہٖ امت کے ہر فرد کے لئے یکساں ہونی چاہئے۔

خلاصہ یہ کہ آپ نے میرے سوال کا سیدھا جواب دینے کی بجائے حدیث و سنت کے دین و حجت ہونے کی بحث شروع کر دی ہے اس سے مندرجہ بالا نکتوں کی وضاحت ضروری ہو گئی ہے۔ امید ہے آپ اپنے جواب باصواب سے قارئین "اشراق" کو بھی مستفید فرمائیں گے۔ والسلام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

10 فروری 1991ء

منجانب: جاوید صاحب　　　بنام: اُم عبدالرب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عنایت نامہ ملا۔ میں پوری طرح مطمئن ہوں کہ میں نے اپنا موقف، اپنے فہم کے مطابق، پوری وضاحت کے ساتھ بیان کردیا ہے۔ آپ کی تشفی نہیں ہوئی، اسے میری کوتاہی پر محمول کیجئے اور اس سے زیادہ کسی بحث و مباحثہ سے معذور سمجھئے۔

○ تبصرہ: قارئین نے ملاحظہ فرمایا کہ اساسی سوال (کیا حدیث و سنت وحی الٰہی ہے) ابھی تک باقی ہے۔ اس سے بار بار اصرار کے باوجود گریز کیا جارہا ہے لیکن حجیت حدیث اور اصطلاحات کی بلاوجہ بحث شروع کرکے چور دروازے کھولے جارہے ہیں، جیساکہ محترمہ اُم عبدالرب کے آخری خط میں اشارہ بھی کردیا گیا لیکن اصل نکتہ کا جواب دیئے بغیر گفتگو ختم کردی گئی۔

اسی غرض سے یہ خط وکتابت شائع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

پاکستان میں پہلی بار —— مجلس تحقیق اسلامی کے زیر اہتمام

اسلامی علم و تحقیق کو جدید سائنس سے مربوط کرنے کی طرف اہم قدم!!

اسلامک کمپیوٹنگ ریسرچ سنٹر

کمپیوٹر سے اسلامی تعلیم و تحقیق میں فائدہ اٹھانے کا وسیع منصوبہ

جس میں مدارس دینیہ کے اعلیٰ تعلیم یافتہ طلبہ کو ایک سال کے دورانیہ پر مشتمل، بھرپور انداز میں اس طریق پر تربیت دی جائے گی جس کی مدد سے وہ اسلامی تعلیمات، قرآن وحدیث اور فقہی علوم کو کمپیوٹر پر پیش کرسکیں۔ الحمد للہ سنٹر کو کمپیوٹر سائنس میں پاکستان کے مایہ ناز تعلیم یافتہ حضرات اور تعلیمی اداروں کی سرپرستی حاصل ہے۔ یکم جون ۹۵ء سے کلاسیں شروع ہوجائیں گی۔

مزید تفصیلات کے لئے: حافظ حسن مدنی انچارج "اسلامک کمپیوٹنگ ریسرچ سنٹر" (فون: ۸۵۲۸۹۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ